# رسول مدنی اور رسول قدنی

(صلی اللہ علیہ وسلم)

آج ہم نے یہ سرخی قائم کرنے میں اپنے اور مسلمانوں کے اعتقاد میں بہت غلطی کی ہے۔ مگر ہماری نیت اس سے غلطی کرنے کی نہیں بلکہ مرزا صاحب قادیانی کا دعوے دکھانے سے غرض ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔

مولوی غلام رسول (آف راجیکی) قادیانی نے جلسہ قادیان میں جو ایک طویل تقریر کی تھی وہ اخبار الفضل قادیان میں چھپی۔ اُس کی سرخی تھی۔

"مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کس رنگ میں پیش کی"

اس میں پہلی خصوصیت مرزا یہ بتائی کہ مرزا صاحب نے آنحضرت کو خاتم النبیین اُن معنے سے نہیں مانا جن معنے سے آجتک علماء اور مسلمان مانتے چلے آئے ہیں بلکہ اور طرح سے بتایا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"وہ مسلمان جو آج سے پہلے ہو گذرے یا ہمارے مخالفوں سے آج اس زمانہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم احمدیوں کی طرح اجمالی طور پر تو خاتم النبیین کی شان کے ساتھ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن تفصیل میں آکر دوسرے لوگ تو خاتم النبیین ان معنوں میں سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت بند ہے اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

لیکن ہم احمدیوں کے نزدیک خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام نبیوں کے کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی آپ جامع کمالات جمیع انبیاء ہیں۔ اور آپ کی مہر نبوت سے بصورت افاضہ آپ کے بعد فیض نبوت بند نہیں۔ بلکہ جاری ہے۔ پس اس صورت میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کیلئے جو ماخذ کی اجمالی صورت ہے اس پر گو سب کے سب متفق ہوں۔ لیکن تفصیل میں آکر جو فرق ہے وہ ایسی بات ہے کہ جس کی جدت شان سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اسے نئے رنگ میں پیش کیا"

(الفضل ۲۔ جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۵)

**مرقع** مرزا صاحب کی غرض خاتم النبیین کی اسطرح تفسیر کرنے سے یہ تھی کہ ان سب کمالات کا میں مدعی بن سکوں۔ کیونکہ آپ کا دعوے تھا کہ میں بعینہٖ محمد رسول اللہ ہوں۔ چنانچہ اس بارے میں خود مولوی غلام رسول کے الفاظ اسی تقریر سے درج ذیل ہیں۔

**"رسول کریم کی شان بلحاظ آپ کی بعثت ثانی کے** آجتک کے مسلمانوں میں سے کسی نے بھی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے متعلق نہیں بیان کی۔ اور نہ ہی اس حقیقت سے حضرت مسیح موعود (مرزا) سے پہلے کوئی شخص واقف اور شناسا ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتیں* ہیں۔ تمام دنیائے اسلام میں صرف آپ ہی کا ایک وجود ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا اظہار آپؐ کی دو بعثتوں کی حیثیت میں کیا۔ چنانچہ آپ تحفہ گولڑویہ ایڈیشن اول کے صفحہ ۹۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"ہر ایک نبی کا ایک بعثت* ہے۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعثت ہیں۔ اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ہے"

پھر فرماتے ہیں کہ۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعثت ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

* یعنی رسالت پر مامور ہونا۔

کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا۔"

پھر تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۹۶ پر فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ مومن کیلئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو بعث ہیں۔"

پھر صفحہ ۹۹ پر فرماتے ہیں:۔

"غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دو بعث مقدر تھے (۱) ایک بعث تکمیل ہدایت کے لئے (۲) دوسرا بعث تکمیل اشاعت ہدایت کیلئے۔"

پھر صفحہ ۱۰۰ پر فرماتے ہیں:۔

"اس تقسیم کو خوب یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو منصب قائم کرتا ہے (۱) ایک کامل کتاب کو پیش کرنے والا۔ جیسا کہ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (۲) دوسری تمام دنیا میں کتاب کی اشاعت کرنے والا۔ جیسا کہ فرماتا ہے لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔"

پھر صفحہ ۱۰۱ پر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اس لئے قرآن شریف کی آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدے کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہئے تھا۔ اسوقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا سو اس

فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کیلئے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔" (مرزا صاحب نے یہ کام کر دیا؟ مرقع)

تعجب ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں نے تو اپنے غلط اعتقاد کی بناء پر حضرت مسیح اسرائیلی کے لئے دو بعثتیں قرار دی ہوئی تھیں جن کا قرآن وحدیث سے کہیں بھی ثبوت نہیں ملتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتیں قرآن کریم کی نصوص صریحہ سے دکھا دیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۹۴ پر فرماتے ہیں۔

"یہ عجیب بات ہے کہ نادان مولوی جن کے ہاتھ میں صرف پوست ہی پوست ہے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی انتظار کر رہے ہیں۔ مگر قرآن شریف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہے۔ کیونکہ افاضہ بغیر بعث غیر ممکن ہے۔ اور بعث بغیر زندگی کے غیر ممکن ہے۔ اور حاصل اس آیت کریمہ یعنی واٰخرین منھم کا یہی ہے کہ دنیا میں زندہ رسول ایک ہی ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہزار ششم میں بھی مبعوث ہو کر ایسا ہی افاضہ کریگا جیسا کہ وہ ہزار پنجم میں افاضہ کرتا تھا۔"

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی آمد پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان جو بعث ثانی کی حیثیت میں پیش کی گئی، اس سے کون مسلمان واقف تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بلحاظ بعث ثانی صرف حضرت مسیح موعود (مرزا) کے آنے اور بیان فرمانے پر ہی ظاہر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ثم کذالک۔" (الفضل ۲۴ جنوری ۳۱ء صفحہ)

**مرقع** مولوی غلام رسول صاحب نے جو عبارات مرزا نقل کی ہیں۔ ان میں مرزا صاحب کا دعوے اپنے حق میں ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ عام صورت میں گفتگو ہے۔ ہم ایک ایسی عبارت

پیش کرتے ہیں جس سے ان ساری عبارات کی تکمیل ہو جائیگی۔ پس ناظرین سنیں مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

"اس وقت حسب منطوق آیت وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ اور نیز حسب منطوق آیت قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاصکر ملک ہند میں اُردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کیلئے بدل وجان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعوےٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں۔ اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کیلئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز* کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤنگا کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل ونحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے۔ اور نیز آدم علیہ السلام اسی جگہ نازل ہوا تھا۔ پس ختم دور زمانہ کے وقت بھی وہ جو آدم کے رنگ میں آتا ہے اسی ملک میں اُس کو آنا چاہئے۔ تا آخر اور اول کا ایک ہی جگہ اجتماع ہو کر دائرہ پورا ہو جائے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب آیت واٰخرین منھم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو منتخب کیا جو خُلق اور خُو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اُس کے مشابہ تھا اور مجازی

* یعنی عکس ۔

طور پر اپنا نام احمد اور محمد اُس کو عطا کیا تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا۔ لیکن یہ امر کہ یہ دوسرا بعث کس زمانہ میں چاہیئے تھا۔ اس کا یہ جواب ہے کہ چونکہ خدائے تعالےٰ کے کاموں میں تناسب واقع ہے اور وضع شئے فی المحلہ اس کی عادت ہے جیسا کہ اسم حکیم کے مفہوم کا مقتضا ہونا چاہیئے۔ اور نیز وہ بوجہ واحد ہونے کے وحدت کو پسند کرتا ہے اس لئے اس نے یہی چاہا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت قرآن خلقت آدم کی طرح چھٹے دن کی گئی یعنی بروز جمعہ، ایسا ہی تکمیل اشاعت کا زمانہ بھی وہی ہو جو چھٹے دن سے مشابہ ہو۔ لہذا اس نے اس بعث دوم کیلئے ہزار ششم کو پسند فرمایا اور وسائل اشاعت بھی اسی ہزار ششم میں وسیع کئے گئے اور ہر ایک اشاعت کی راہ کھولی گئی۔ ہر ایک ملک کی طرف سفر آسان کئے گئے۔ جابجا مطابع جاری ہو گئے۔ ڈاکخانہ جات کا احسن انتظام ہو گیا۔ اکثر لوگ ایک دوسرے کی زبان سے بھی واقف ہو گئے۔ اور یہ امور ہزار پنجم میں ہرگز نہ تھے۔ بلکہ اس ساٹھ سال سے پہلے جو اس عاجز کی گذشتہ عمر کے دن ہیں ان تمام اشاعت کے وسیلوں سے ملک خالی پڑا ہوا تھا اور جو کچھ ان میں سے موجود تھا وہ ناتمام اور کم قدر اور شاذ و نادر کے حکم میں تھا۔ یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص بشرطیکہ متقی ہو جس وقت ان تمام دلائل میں غور کریگا تو اس پر روز روشن کی طرح کھل جائیگا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

**مرقع** مطلب اس عبارت کا صاف ہے کہ مرزا صاحب بقول خود وہی محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جن کی بعثت مکہ معظمہ میں ہوئی اور اب آپ دوبارہ قادیان میں آئے۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر ان معنے کی خوب تفصیل کرتا ہے جو یہ ہے ؎ منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد (تریاق القلوب ص۳)

پس جو کمالات متعلقہ خاتم النبیین بتائے جاتے ہیں کہ اُن کے طفیل سے امت محمدیہ میں نبی ہو سکتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ مرزا صاحب ایسے باکمال ہیں کہ ان کے اتباع سے نبی پیدا ہونگے۔ چنانچہ قادیانیوں نے اس امر کا اظہار کھلے لفظوں میں کر چھوڑا ہے۔ قادیانی اخبار الفضل کا ایک خاص نمبر موسومہ خاتم النبیین نکلا تھا۔ اُس میں لکھا ہے۔

"انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے خادموں میں پیدا ہونگے"

(جل جلالہ) (الفضل ۱۲ جون ۲۸ء ص۱۵ کالم ۳)

یعنی اب یہ سلسلۂ نبوت امت مرزائیہ میں منتقل ہو گیا۔

**لطیفہ** ناظرین! ہم آپ کو اس سے بھی لطیف تر حکایت سنائیں۔

مرزا صاحب متوفی نے کئی ایک مقامات پر لکھا ہے کہ "دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے" (لیکچر سیالکوٹ وغیرہ) اس دعوے کی بنیاد پر مرزا محمود خلیفہ قادیان نے یوں عمارت قائم کی ہے۔

"میرا عقیدہ یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) اس دور کے خاتم ہیں اور اگلے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں۔ کیونکہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا۔ اسی لئے آپ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ "جری اللہ فی حلل الانبیاء"۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ آپ آیندہ نبیوں کے حلوں میں آئے ہیں۔ جسطرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم علیہ السلام تھے، اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) جو اس زمانہ کے آدم ہیں آیندہ آنے والے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں" (جل جلالہ)

(قول محمود در اخبار الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء)

**ناظرین!** اس عبارت کا مضمون صاف ہے کہ دنیا کا دور اول جو سات ہزار سال کا تھا وہ ختم ہو کر مرزا صاحب دور جدید کے بابا آدم پیدا ہوئے ہیں۔

اب دیکھنا چاہئے کہ آجکل زمانہ کس نبی کا ہے۔ پچھلے بابا آدم کی ترتیب دیکھئے تو یہ زمانہ حضرت شیث کا ہوگا۔ ابھی تو حضرت ابراہیم۔ حضرت یعقوب۔ موسےٰ۔ زکریا۔ یحیےٰ۔ عیسےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بہت دور ہے۔ ان سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوکر آئینگے' اس لئے سوال یہ ہے کہ آجکل کلمہ کس نبی کا پڑھنا چاہئے؟

**مرزائی دوستو!** خدا تمہیں سمجھ دے کن بھول بھلیوں میں پھنسے ہو۔

**ناظرین!** سچ تو یہ ہے کہ ایسی بھول بھلیاں (جنکو باصطلاح قادیان معارف اور نکات کہا جاتا ہے) ہم جیسے کم علموں کی سمجھ سے بالا تر ہیں ؎

سر مستان منطق الطیر ست جامی لب بہ بند
جز سلیمانے نباید فہم ایں گفتار را

## (دوسری شان)

## "آنحضرت کی شان بلحاظ طہارت نفس وعصمت" (مولوی غلام رسول)

مسیح موعود (مرزا صاحب) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بلحاظ طہارت نفس وعصمت کئی رنگوں میں پیش کیا ہے اور کئی پہلوؤں سے آپ کی شان کو نئی چمک کے ساتھ دکھایا ہے جس کا بالاستیعاب طور پر اس قلیل وقت میں بیان کرنا ناممکن امر ہے۔ تاہم نمونہ کے طور پر کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) سے پہلے مسلمان اجمالی طور پر اس بات پر تو سب اتفاق رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک نفس اور معصوم تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) سے پہلے مسلمانوں میں سے کسی نے آجتک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت اور عصمت کا اسطرح کا ثبوت پیش نہیں کیا جسطرح کا حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے پیش کیا۔ دوسرے مسلمان خواہ وہ کسی حیثیت اور شان کے بھی تھے اقوال اور مرویات کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت کا ثبوت پیش کرتے۔ لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے آپ کی مظہریت

تامہ اور ظلیت کاملہ کی شان کے ساتھ اس پرفسق و شر زمانہ میں کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت اور عصمت کے خلاف ہر مخالف قوم نے ایسے خطرناک سے خطرناک اور ناپاک سے ناپاک حملے کئے کہ جن کی نظیر ازمنہ ماضیہ میں نہیں ملتی۔ آپ کی طہارت اور عصمت کے ثبوت میں اپنا وجود پیش کیا۔ اور بتایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت اور عصمت کی وہ پرعظمت شان ہے کہ آپ کی اتباع سے آج اس زمانہ میں بھی باوجود بُعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص آپ کے فیض و برکت سے طہارت اور عصمت کی کامل شان حاصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے تمام دنیا کے سامنے تمام عیب اور الزام اور اتہام لگانے والوں کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت اور عصمت کے ثبوت میں اپنی طہارت اور عصمت کو پیش کیا۔"

(الفضل ۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۵)

**مرقع** مرزا صاحب کا نمونۂ محمدی میں اپنا نام پیش کرنا دراصل نبوت محمدیہ کی توہین کرنا ہے۔ عصمت کے مفہوم میں راست گوئی اور راست روی بھی داخل ہے۔ ہم جب اس محک پر مرزا صاحب کو جانچتے ہیں تو دینی اور دنیاوی ہر پہلو سے آپ کو غلط گو پاتے ہیں۔

دینی پہلو سے آپ نے ایسے جھوٹ کہے ہیں جن پر حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب جہنم سے ڈرایا ہے یعنی جھوٹی حدیث بنائی۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سولہ برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آئیگی۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۲)

چونکہ مرزا صاحب کی زبان اور قلم صدیقوں کی طرح خدا کی حفاظت میں نہ تھیں اس لئے آپ معمولی معمولی باتوں میں غلط گوئی کر جاتے تھے۔ اس کی مثال ہم ایسی پیش کرتے ہیں جس کو سنکر پنجاب کے مدارس میں پرائمری کے بچے بھی ہنسینگے۔

پنجاب کا ہر باشندہ جانتا ہے کہ گورداسپور کے ضلع میں قادیان ہے۔ اور گورداسپور لاہور سے شمال مشرق کو ہے۔ مگر مرزا صاحب اس کو مغرب میں لکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔" (اشتہار چندہ منارۃ المسیح صہ)

**ناظرین!** مہربانی کرکے یہ حوالہ کہیں انگریزی سکول کے لڑکوں کو نہ دکھائیے گا ورنہ وہ ہنسینگے کہ مرزا صاحب کا کمال علمی اتنا تھا کہ ان کو مشرق و مغرب کی بھی خبر نہ تھی۔ (باقی)

# ندائے قرآن

بجواب

## "ندائے قادیان"

از منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری

"مرزا صاحب قادیانی کا دعوٰے تھا کہ میں دنیا کو عیسٰے پرستی سے پاک کرنے کیلئے آیا ہوں میرے آنے سے دنیا عیسٰے پرستی کو بھول جائیگی۔ مگر کام کیا تو صرف اتنا کہ عمر کا اکثر حصہ اس مسئلہ پر صرف کر دیا کہ حضرت عیسٰے فوت ہو گئے۔ اسی کا نام رکھا عیسٰے پرستی کی ٹانگ توڑ دی۔ حالانکہ عیسائیوں کی انجیل میں صاف لکھا ہے کہ

"یسوع مسیح نے چلا کر جان دی۔" (انجیل متی باب ۲۷)

اس لئے عیسائیوں کے رسالہ "تجلی" لاہور میں ایک دفعہ عیسائی مضمون نگار نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے ہمارے خیال کی تائید فرمائی ہے۔ کیونکہ ہمارے مذہب کا مدار ہی مسیح کی وفات علے الصلیب پر ہے۔ مرزا صاحب نے موت مسیح علی الصلیب